نہیں ہے۔حالانکہ یہ لوگ نیکی میں سبقت کرنے والے تھے۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ جس عمل کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا،لوگ اس کی طرف زیادہ شوق کا مظاہرہ کرتے ہیں،اور جس کا ثبوت احادیث صحیحہ میں موجود ہے،اس کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے!!

سوال: زنا وغیرہ کے واقعات میں بعض لوگ ستر پوشی کو بہانہ بنا کر زانی اور مزنیہ میں شادی کرادیتے ہیں کیا یہ نقطہ نظر درست ہے؟ یا یہ فحاشی کے ساتھ تعاون ہوگا؟ (حمید اللہ بلغاری)

الجواب بعون الوھاب: اس نکاح کی دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ وہ عورت عدت گزارے،اس کا رحم صاف ہو، حمل کا کوئی شبہ نہ ہو،پھر وہ اس گناہ سے توبہ کر چکی ہو۔تو اس کے ساتھ نکاح جائز ہے۔قرآن پاک اور احادیث میں جو تہدید موجود ہے،وہ غیر تائب پر محمول ہے۔حدیث میں ہے[لایحرم الحرامُ الحلال] [ابن ماجه كتاب النكاح ١/٦٤٩ عن ابن عمرؓ و فيه عبدالله بن عمر العمرى ضعيف ـ م ٤]

دوسری صورت یہ کہ حمل ٹھہر جاتا ہے یا حمل کا امکان ہوتا ہے،اس وقت علاقے کے سرکردگان مل کر ان کے آپس میں نکاح کراتے ہیں۔یہ صورت ناجائز اور حرام ہے،بلکہ خود زنا سے بدتر اور شریعت مطہرہ سے استہزاء ہے۔اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔

منتخب از مسدس حالی

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مؤمنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبیؐ کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموںؑ کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پر دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(محمد سلیم اسماعیل)